رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

انڈیا سے باہر پونے دو روپیہ

فاروق

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۸ شعبان ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۳

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نصرہ کی صحت ہفتہ زیر اشاعت میں بفضلہ تعالیٰ قابل حمد رہی۔ الحمد للہ ؛

(۲) سالانہ جلسہ کی تیاریاں بڑے زور سے ہو رہی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ امسال جلسہ پر غیر احمدی دوستوں کو لانے کی خاص کوشش کریں۔ اور خود بھی اس مبارک ماہ رمضان میں دارالامان پہنچ جائیں۔ یہ مبارک مہینہ اتفاق حسنہ سے ایام جلسہ میں آگیا ہے۔ اس کی برکات سے دارالامان میں جس قدر مستفید ہو سکتے ہیں۔ کسی دوسری جگہ یہ برکات نہ ملیں گی ؛

(۳) خریداران فاروق کی توجہ کے لئے اس پرچہ میں دو فہرستیں صفحات ۳ و ۴ و ۵ پر دیگئی ہیں۔ ایک فہرست نمبر ۱ جو صفحہ ۳ سے شروع ہوتی ہے۔ فاروق کے بقایا داران کی ہے جس کی مجموعی رقم چار سو اکسٹھ روپیہ دس آنہ ۱۰ - ۱۶۱ ہے۔ یہ فاروق کا حق بذمہ خریداران ہے۔ اور دوسری فہرست نمبر ۲ صفحہ ۵ کے دوسرے کالم پر ہے۔ یہ ان خریداران کی فہرست ہے جن کا کسی قدر چندہ فاروق کے ذمہ نکلتا ہے۔ آپ ان دونوں فہرستوں کو ملاحظہ فرمالیں اور دیکھ لیں۔ کہ آپ کا اسم گرامی ان فہرستوں میں سے کسی ایک میں ہے۔ تو اس پر جلدی عمل کریں۔ فاروق جنوری ۳۴ء سے بند کر دیا جاویگا۔ کیونکہ مجبوری ہے۔ اب فاروق چلانا اتنی کمی خریداران پر ناممکن ہے جب تک کہ ایک ہزار خریدار نہ ہوں الا قرضہ فاروق جو ۵۰ - ۷ روپیہ ہے ادا نہ ہو جاوے۔ فاروق آپ کی عدم توجہی سے بند کیا جاتا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے ؛

(۴) ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ شعبان ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو حضرت

نقل اعلان ناظر امور عامہ قادیان

مندرجہ اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

"سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نصرہ نے بیکاری کے انسداد کیلئے جو تجاویز فرمائی تھیں ان میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجراء کی کوشش اور تحریک کیجائے ..... میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کیطرف توجہ کریں ..... وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ قادیان میں ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جسمیں حسب ذیل اشیاء تیار کیجاتی ہیں:- (۱) صابن کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی برائے فونٹین پن (۶) لکھنے کی سیاہی (۷) دیگر لین خوشبودار

"سلک سوپ"	"انکور وشنائی"	"سنوٹائلٹ سوپ"
ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے دنیا کا بہترین صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۰۲/	سے بہتر فونٹین پن اور عام قلم سے لکھنے کیلئے دنیا میں کوئی سیاہی نہیں ہے۔ قیمت پتھر کی بڑی بوتل ۱۴/ شیشے کی چھوٹی بوتل ۰۳/	نہانے کے لئے نہایت خوشبودار اور جلد کو ملائم کرنیوالا ایسا ہی صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۴/

بیرونی جماعتوں کو بھی قادیان سے منگوائیں تاکہ چاہیئے کہ وہ ان اشیاء کو ان صنعتوں کے جاری کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہو سکیں۔ منیجر صاحب کارخانہ تجارت پیشہ اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کیجا سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض جگہوں کے احباب اپنی اپنی ضرورتوں کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوالیں پھر آپس میں تقسیم کر لیں۔ منیجر صاحب کارخانہ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجائے ؛ منیجر کارخانہ سنو سوپ اینڈ پرفیومری کمپنی قادیان

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستریوں کے اظہارِ مظلومیت کی حقیقت

معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مستریان جن کی رہائشی کسی وقت قادیان میں تھی۔ اور مستریان مباہلہ کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ خود اور ان کے لواحقین پبلک میں پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ ہمارا رہائشی مکان جو قادیان میں تھا۔ اس پر احمدیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس کی جگہ ٹٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ اور یہ کہ یہ تمام کارروائی محض ہمیں دکھ پہنچانے اور ذلیل کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہے لہذا مستریوں کی اس غلط بیانی کے ازالہ اور پبلک کی صحیح اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مستریوں کا یہ پراپیگنڈ بالکل غلط ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب یہ مستری لوگ اپنا مکان چھوڑ کر قادیان سے باہر چلے گئے۔ تو یہ مکان ایک لمبے عرصہ تک خالی پڑا رہا۔ اور اس کی کسی قسم کی نگہداشت مستریوں کی طرف سے نہ کی گئی۔ اور بالآخر یہ عمارت جو ڈھاب کے کنارے پر واقع تھی۔ ابر و باران وغیرہ کے اثر سے خستہ و خراب ہو ہو کر گر گئی۔

یہ عمارت ایک ایسی جگہ پر بنائی گئی تھی۔ جو مستریوں کی زرخرید نہ تھی۔ بلکہ مالکان قصبہ کی کی طرف سے انہیں حسب دستور قدیم آبادی کی غرض سے مفت بلا معاوضہ دی گئی تھی۔ ایسی زمینوں کے متعلق دستور اور قاعدہ یہ ہے۔ جو سرکاری کاغذات کی رُو سے ثابت ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جسے کوئی قطعہ اس طرح آبادی کی غرض سے بلا معاوضہ دیا جائے۔ اور پھر وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے۔ تو ایسی زمین مع اپنے ملحقات کے مالکان کو واپس آ جاتی ہے۔ اسی قاعدہ کی رُو سے مستریوں کی طرف سے مکان محولہ بالا کا قبضہ ترک کئے جانے اور اور اسے بلا کسی قسم کی نگرانی اور انتظام کے خالی چھوڑ جانے پر مالکان کو یہ حق حاصل تھا۔ کہ وہ اس پر قبضہ کر لیتے۔ مگر مالکان نے مزید احتیاط کی غرض سے ایک لمبے عرصہ تک اس پر قبضہ نہیں کیا۔ لیکن بالآخر جب کہ موسم وغیرہ کے اثر کے نیچے یہ خالی چھوڑا ہوا مکان جو ڈھاب کے کنارے ایک بھرتی کی جگہ پر واقع تھا گر گیا۔ تو مالکان نے اس جگہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اس پر نئی عمارت تعمیر کر لی گئی۔

مندرجہ حالات میں مستریوں کا اب اتنے سالوں کے بعد یہ شور و واویلا کرنا کہ ان کی کسی چیز پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور یہ کہ بعد ترک کر جانے کے بھی ان کا اس جگہ پر حق قائم ہے۔ بالکل خلاف دستور۔ خلاف قانون اور خلاف انصاف ہے۔ اور بہرحال اگر ان کے خیال میں انہیں کو حق پہنچتا ہے۔ تو اُن کے لئے عدالت دیوانی کا راستہ کھلا ہے۔ مگر اُن کے لئے کسی صورت میں یہ جائز نہیں ہے۔ کہ اس امر کو اپنی غلط بیانی سے عوام الناس کے مشتعل کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ اور اس طرح فساد پھیلانے کی کوشش کریں۔

اگر وہ سرکاری عدالت میں نہ جانا چاہیں۔ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اپنی شکایت اور اپنا حق پیش کر سکتے ہیں۔ اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ ایسا کریں۔ تو محض اس وجہ سے کہ وہ حضرت امام کے مخالف ہیں۔ وہ دادرسی سے محروم نہیں رہیں گے۔ اور اگر انہیں کوئی حق حاصل ہے۔ تو حضور کی طرف سے وہ انہیں دلایا جائے گا۔ چنانچہ کئی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جن میں حضور نے انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے بلکہ بعض صورتوں میں محض دلداری کے خیال سے احمدیوں کے خلاف اور غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ مثلاً ایک کتاب جو ایک احمدی نے لکھی تھی۔ اس کی اشاعت حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے اس بناء پر روک دی گئی۔ اور اسے ضبط کر لیا گیا۔ کہ اس میں بعض فقرات سکھ قوم کے لئے دل آزاری کا موجب ہو سکتے تھے۔ حالانکہ گورنمنٹ کی طرف سے اس تصنیف پر کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ مستریوں والی جگہ پر ٹٹیاں بنا لی گئی ہیں۔ اور اس طرح مستریوں اور ان کے رفقاء کی دل آزاری کی گئی ہے۔ مگر یہ اعتراض بھی بالکل غلط ہے کیونکہ اوّل تو جب کہ مستری لوگ اس جگہ کو ترک کر کے چلے گئے تھے۔ اور سالہا سال وہ خالی پڑی رہی۔ تو حسب قاعدہ اس پر مستریوں کا کوئی حق نہیں رہا۔ اور اب جب مالکان نے اس پر قبضہ کر لیا۔ تو مالکان کو حق ہے۔ کہ جو مناسب سمجھیں اس جگہ پر بنائیں۔ مستریوں یا کسی اور کو اس پر اعتراض کا حق نہیں ہو سکتا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس زمین پر رہائشی مکان تعمیر کرایا گیا ہے۔ نہ کہ صرف ٹٹیاں۔ البتہ جیسا کہ ہر مکان میں ٹٹیاں ہوتی ہیں۔ اس مکان میں بھی حسب ضرورت ٹٹیاں ہیں۔ لیکن یہ کہ اس جگہ صرف ٹٹیاں ہی بنائی گئی ہیں۔ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ (باقی مضمون دیکھو صفحہ ۱ کالم ۲)

ضروری اطلاع

فہرست نمبر ۱

جن احباب کے ذمہ اخبار فاروق کا بقایا اور دسمبر ۳۳ء تک سہ ماہی کا چندہ واجب ہے۔ ان کے اسماء گرامی اس پرچہ میں اگلے صفحات پر شائع کر دیئے ہیں۔ وہاں سے دیکھ کر ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔

فہرست نمبر ۲

جن احباب کا کسی قدر چندہ فاروق کے ذمہ ۳۱ ردسمبر ۳۳ء کو باقی رہتا ہے۔ انکے نام بھی اسی پرچہ میں صفحہ پر درج ہیں۔ وہ ملاحظہ فرما کر جس طرح پسند کریں نقد یا بصورت خرید کتب وصول کر لیں۔

مینجر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۲ء

فاروق کے متعلق دوسرا اعلان

میں گذشتہ اشاعت میں یہ اعلان کر چکا ہوں کہ فاروق بوجہ کمی اشاعت و زیر باری قرضہ جس کی تعداد ساڑھے سات سو روپیہ ہے۔ آئندہ سال جنوری ۱۹۳۳ء سے مجبوراً بند کر دیا جائے گا۔ اب یہ دوسرا اعلان اس غرض سے کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ فاروق کا چندہ۔ آنہ۔ اور بقایا ہے اور باوجود بار بار کی یاد دہانیوں اور کئی دفعہ وی پی کرنے کے بھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔ اُن سب کے اسماء گرامی معہ رقم بقایا اس اعلان میں درج کر دوں۔ تاکہ اگر وہ فاروق کا عاشق سمجھیں۔ تو بذریعہ منی آرڈر اپنا بقایا ارسال فرما کر سبکدوش ہوں۔ یا جلسہ سالانہ پر آکر ادا کر دیں۔ اور جن بقایا داروں کا یہ خیال ہو۔ کہ چلو فاروق بند ہو گیا۔ اب کیا ادا کرنا ہے۔ ان کو میں خدا پر چھوڑتا ہوں۔

دوسری غرض اس اعلان سے یہ ہے۔ کہ جن بعض خریداران کا کسی قدر چندہ فاروق کے ذمہ باقی ہے۔ ان کے نام اور جتنی رقم ان کی بذمہ دفتر ہے اس کی تعداد بھی شائع کر دوں۔ تاکہ ایسے خریدار اپنا بقایا خواہ بصورت نقدی یا فاروق بک ایجنسی سے اس قیمت کی کتابیں لے کر اپنی رقم پوری کر لیں۔ اور آئندہ کسی کو اس شکایت کا موقعہ نہ رہے۔ کہ اخبار تو بند کر دیا۔ اور ہمارا بقایا چندہ جو اخبار کی طرف تھا ہضم کر لیا۔ میں فاروق کو ہرگز بند کرتا۔ اگر مجھے آئندہ اس سے زیر باری کی طاقت ہوتی۔ میں بالکل مجبور ہو کر فاروق کو ۱۸ سال کے بعد چھوڑتا ہوں۔ کیونکہ ۳۰۰ اس کی اشاعت اتنی قلیل ہے۔ کہ کسی طرح بھی اخبار چل نہیں سکتا۔ اور نہ ہی ساڑھے سات سو گذشتہ قرضہ ادا ہو سکتا ہے۔ پس ؎

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

فہرست بقایا داران فاروق

نمبر خریدار	نام	بقایا رقم چندہ
۶	ملک عزیز احمد صاحب بنوں	معہ اپریل ۳۲ء سے دسمبر ۳۲ء تک
۷	چوہدری چراغ دین نمبردار گوکھووال	۴۸
۱۶	بابو عزیز الدین اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریلوے	۴۸
۱۷	مولوی غلام محمد صاحب اختر شاہ ڈاون ریلوے	۴۸
۲۶	مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ سلسلہ	۹

سے بچانا اور سرخرو رکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ فاروق میرا اور آپ کا ۱۸ سال تک رفیق رہا ہے۔ اور اس کے ذریعہ خدا نے مجھے خدمت سلسلہ کی محض اپنے فضل سے توفیق بخشی۔ خدا اس کو قبول فرما کر اپنی بارگاہ سے مجھے اس کا اجر و ثواب عطا فرمائے۔ اور آئندہ تا حیات میرے لئے خدمت اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کوئی اور رستہ کھول دے۔ اور اس پر چلنے کی مجھے توفیق دے۔ اور اس کے لئے سب اسباب بھی عطا فرما دے۔ آمین ؛

میں اپنے سب احباب اور ناظرین و خریداران فاروق سے نہایت ادب کے ساتھ اپنی تمام کوتاہیوں اور کمزوریوں سے جو فاروق کی اس ۱۸ سالہ عمر میں خدمت سلسلہ کے متعلق مجھ سے صادر ہوئیں۔ اور ان تمام فروگذاشتوں سے جو فاروق کے مضامین میں سرزد ہوتی رہیں۔ درگذر اور معافی کا خواستگار ہوں۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ اور میرا دل اس راحت سے لبریز ہے۔ کہ میں نے ۷ مارچ ۱۹۰۲ء سے آج تک جبکہ سیدنا حجۃ اللہ فی ظل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اپنی زندگی کا زیادہ حصہ تبلیغ سلسلہ و خدمت دین میں محض رضاء الٰہی کے لئے خلوص نیت سے گذارا۔ اور مجھے ہمیشہ خدا کی طرف سے یہ توفیق ملتی رہی۔ کہ میں دشمنانِ سلسلہ و اسلام پہاڑی پتھر بنکر رہا۔ اور ہر دشمن اندرونی و بیرونی کی نظروں میں ایسا خطرناک حملہ آور ثابت ہوا۔ کہ ان کے دل محسوس کرتے رہے۔ اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ فللہ الحمد ؛

علاوہ ازیں خدا کا مجھ پر یہ خاص فضل رہا۔ کہ جماعت کے ہر فتنہ کے وقت مجھے فتنہ پردازوں کی سرکوبی کے سامان عطا ہوئے۔ اور پوری کوشش سے میں نے اپنی طاقت کے مطابق اندرونی و بیرونی دشمنان سلسلہ و اسلام کو پسپا کیا۔ امرتسری ملاں ثناء اللہ کا جس قدر میں نے ناطقہ بند کیا۔ اس سے سلسلہ کے اکثر احباب واقف ہیں۔ پھر پیغامی فتنہ کے وقت جبکہ میں دہلی میں تھا اور "الحق" اخبار جاری کر رکھا تھا۔ اہل پیغام کا جس قدر مقابلہ الحق کے ذریعہ کیا۔ اس کو پیغامیوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اسی طرح خدا کے فضل سے آریہ سماج کی گوشمالی کی جو توفیق مجھے ملی۔ اور آریوں کے گھر جو ماتم الحق و فاروق نے بپا کئے۔ وہ ان کے اخباروں کے کالموں میں لکھے ہوئے دنیا میں قائم رہیں گے۔ پھر مشین سیویاں والے ستریاں مباہلہ کے فتنہ میں انکشاف حقیقت کا جو کام میں نے کیا۔ اس سے احباب واقف ہیں۔ الحمد للہ کہ میں نے اپنا وقت اسی خدمت سلسلہ میں گذار دیا۔

اب میری زندگی کا آخری زمانہ ہے۔ معلوم نہیں کس وقت پیغام اجل آجاوے۔ اس لئے میں فاروق کو نہایت رنج و الم کے ساتھ بند کرتا ہوا احباب سے پھر اس درخواست کا ملتجی ہوں۔ کہ وہ میرے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ خدا مجھ سے تا دم مرگ کوئی نہ کوئی خدمت دین لیتا رہے اور مجھے توفیق دیتا رہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریدار	نام	بقایا رقم چندہ	کیفیت
۲۹ء	شیخ فضل الرحمٰن صاحب مختار کلکتہ	۱۰ر	۹ ماہ معہ خرچ وی پی
۳۳ء	میاں کرم دین سوداگر نیل	۱۴ر	۹ ماہ معہ خرچ وی پی
۴۰ء	مولوی محمد ابوالحمید صاحب رکن	۸ء	ایک سال نو ماہ
۴۵ء	ملک نواب الدین صاحب بی اے بی ٹی		دو سال ۳۲ و ۳۳ء
۴۶ء / ۱۳۱	مولوی عبدالحمید صاحب دہلی		لائبریری ۳۲ء چندہ خود
۴۸ء	مرزا غلام قادر صاحب عرائض نویس مصنفی		۹ ماہ
۵۲ء	بابو غلام رسول صاحب گڈس کلرک ریلوے	۱۰ر	ایک سال تین ماہ
۵۸ء	خانصاحب عنایت علیخاں سب انسپکٹر آبکاری	۱ر	ایک سال
۶۴ء	میاں محمد یوسف صاحب ایل نویس امیر جماعت	۶ر	۱۰ ماہ
۷۳ء	میر بشارت احمد صاحب وکیل	۹ء	۳ سال
۷۴ء	میاں نادر علی صاحب رتوچھ	۸ء	
۸۰ء	چوہدری اللہ داد خانصاحب محلانوالہ	۸ء	ایک سال ۳ ماہ
۸۴ء	بابو محمد عبداللہ صاحب نوشہرہ	۴	ایک سال چھ ماہ
۸۶ء	شیخ عبدالغنی صاحب سوداگر	۴ر	۹ ماہ
۹۵ء	مولوی غلام حسین صاحب بی اے پنشنر	۴ر	۹ ماہ
۹۶ء	مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ	۴ر	۹ ماہ
۱۰۴ء	ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب	۸ء	ایک سال تین ماہ
۱۰۷ء	شیخ نیاز محمد صاحب ڈسپنسر	۸ء	۳ ماہ
۱۱۰ء	منشی عطار الٰہی صاحب پٹواری	۸ء	۳ ماہ
۱۱۲ء	احمدیہ لائبریری پشاور	۸ء	۳ ماہ
۱۱۳ء	منشی احمد دین صاحب ہیڈ کنسٹیبل ۲۳ء	۸ء	۳ ماہ
۱۱۴ء	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر	۴	۳۳ء
۱۲۶ء	چوہدری غلام احمد صاحب سلانوالی	۴	۳۳ء
۱۲۷ء	مولوی محمد کریم صاحب ایم اے علوی دکن	۴	۳۳ء
۱۳۹ء	بابو محمد امین صاحب ریلوے کلرک	۸ء	ایک سال تین ماہ
۱۴۸ء	محمد بخش صاحب میر بی اے ایل ایل بی	۸ء	
۱۵۳ء	بابو محمد رشید خاں صاحب سٹیشن ماسٹر	۸ء	۶ ماہ
۱۶۵ء	سیٹھ خیر الدین صاحب امیر جماعت	۱۴ر	۹ ماہ مع خرچ وی پی
۱۶۶ء	چوہدری محمد شریف صاحب وکیل	۸ء	
۱۶۷ء	چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر پنکس	۸ء	
۱۷۱ء	مولوی سعد الدین صاحب بی اے بی ٹی	۸ء	
۱۷۶ء	مولوی محمد علی صاحب اسول ناظر	۸ء	
۱۷۱ء	مولوی عبدالرحمٰن صاحب خاکی سکول ماسٹر	۴	

نمبر خریدار	نام	بقایا رقم چندہ	کیفیت
۲۰۱ء	مولوی احمد حسین صاحب وکیل	۶ر	۶ ماہ
۲۰۷ء	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ	۴ر	۹ ماہ
۲۱۹ء	منشی غلام قادر صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ	۸ء	
۲۲۱ء	چوہدری عبدالحی خانصاحب ڈپٹی پوسٹماسٹر	۸ء	بقایا ۳۲ و ۳۳ء
۲۲۵ء	میاں عبداللہ جان صاحب وکیل	۱۴ر	
۲۲۶ء	شیخ فقیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر	۴ر	ایک سال ۷½ ماہ
۲۲۹ء	بابو قاسم دین صاحب محاسب	۱۰ر	
۲۳۰ء	چوہدری نذیر احمد صاحب پنچائت افسر	۸ء	
۲۳۸ء	شیخ عبدالحکیم صاحب شملہ	۴	ایک سال ۳۳ء
۲۵۷ء	بابو محمد سعید صاحب کلرک	۹ر	بقایا ۳۲ و ۳۳ء
۲۶۶ء	بابو فتح محمد صاحب پوسٹل کلرک	۴ر	۹ ماہ
۲۷۵ء	مولوی تاج الدین صاحب مدرس لائل پوری	۴	۳۳ء
۲۷۸ء / ۳۱۸	سید مبارک احمد خلف سید غلام حسین صاحب	۸ء	سید مبارک احمد سید محمد یوسف للعہ
۲۹۲ء	قاضی محمد عمر صاحب فاروقی زمیندار	۹ر	۹ ماہ
۲۸۵ء	ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول	۴ر	۹ ماہ
۲۸۹ء	مرزا مبارک بیگ صاحب	۵ء	جولائی ۳۳ء تا دسمبر ۳۳ء ڈیڑھ سال
۲۹۴ء	منشی کریم بخش صاحب پٹواری	۸ء	۳ ماہ
۲۹۵ء	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب برہما	۸ء	۳ ماہ
۲۹۶ء	سید معراج الدین صاحب افریقہ	۱۲ء	دو سال ۹ ماہ
۳۰۰ء	منشی محمد اللہ داد صاحب مدرس	۸ر	چندہ اخبار حمائل شریف للعہ ۳۴ء
۳۰۶ء	قاضی محمد نذیر صاحب فاضل	۸ء	ایک سال نو ماہ
۳۰۹ء	منشی محمد اسمٰعیل صاحب محرر نہر	۸ر	دو سال
۳۱۳ء	میاں احمد دین زرگر کالا	۴ر	۹ ماہ مع خرچ وی پی
۳۱۶ء	ڈاکٹر معراج الدین صاحب سمسری انسپکٹر		للعہ
۳۲۰ء	بابو محمد حنیف صاحب پنشنر پوسٹل کلرک	۸ء	۳ ماہ
۳۲۱ء	سید پیر احمد شاہ صاحب عطار	۱۰ر	
۳۲۴ء	سید فتح علی شاہ صاحب راولپنڈی	۸ء	بقایا گذشتہ
۳۲۹ء	منشی بوٹے خانصاحب پٹواری نہر	۸ء	
۳۳۹ء	بابو شیخ احمد صاحب محکمہ تعلیم گورنمنٹ انڈیا	۸ء	ایک سال ۹ ماہ
۳۴۰ء	ڈاکٹر عمر الدین صاحب افریقہ	۸ر	
۳۴۴ء	سیٹھ ابوبکر صاحب	۴	۳ سال
۳۴۵ء	قاضی فضل الٰہی صاحب قریشی	۱۰ر	ڈیڑھ سال
۳۴۸ء	ملک عادل شاہ صاحب	۴	〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریدار	نام	بقایا رقم چندہ
۳۵۵	ماسٹر فضل داد خانصاحب ٹیچر	ے
۳۶۷	حافظ سید عبدالمجید صاحب	للعہ
۳۷۸	منشی حسین خانصاحب مدرس	عا
۳۸۳	چوہدری علی محمد صاحب راجپورہ	للعہ
۳۸۷	حکیم مولوی نظام الدین صاحب جموں	دو سال لے
۴۰۰	منشی برکت علی صاحب لائق	عا
۴۰۱	شیخ مسعود احمد صاحب سب ڈویژنل افسر	عا
۴۳۲	سید محمد علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر	ڈھائی سال
۴۳۴	بابو نصیر الحق خانصاحب آرمی ڈیپارٹمنٹ	صہ
۴۳۹	بابو محمد نذیر صاحب خانکی	للعہ
۴۴۴	منشی عبدالکریم صاحب لکھنو	عا
۴۴۶	منشی محمد ابراہیم صاحب پوسٹ مین	عا
۴۵۱	ڈاکٹر منظور احمد صاحب منظور	للعہ
۴۶۱	سردار واحد بخش خانصاحب زمیندار گرداور	عا
۴۶۴	منشی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت	ے
۴۷۳	بابو فیض محمد خانصاحب کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر	معہ ایک سال نو ماہ
۴۷۸	مولوی محمد طفیل صاحب مدرس پرائمری	لے ڈیڑھ سال
۴۸۰	سراج الدین صاحب ولد گہنا	عا
۴۸۹	مولوی عبدالعزیز صاحب بھینی	للعہ
۴۹۰	بابو محمد خورشید صاحب اوورسیر	عا ۳ر
۵۰۰	میاں صاحبدین صاحب گجرانوالہ	للعہ عہ
۵۰۳	لائبریری انجمن احمدیہ کوہاٹ	۳½ سال للعہ
۵۰۶	ڈاکٹر لعل دین صاحب افریقہ	عہ تین سال
۵۶۶	بابو غلام محمد صاحب کلرک	عہ
۵۷۵	میاں پیراں بخش صاحب بیس	ے
۵۸۶	میاں عبدالعزیز فیروز الدین سوداگر چرم	عا
۶۱۹	بابو عبدالرزاق صاحب پوسٹل کلرک	عا
۰	بابو محمد شفیع صاحب کلرک ڈپٹی کمشنر بہادر	صہ

یہ فہرست ان بقایا داران کی ہے۔ جن کے ذمہ چندہ فاروق ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۳ء تک واجب ہے۔ اور ان میں وہ بھی شامل ہیں۔ جن کے نام بار بار وی پی کئے گئے۔ مگر واپس آئے۔ اس کے بعد آئندہ ان خریداروں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۳ء کو ختم نہیں ہوا۔ کسی قدر فاروق کے ذمہ باقی ہے۔ اگر کسی خریدار کا نام ان میں سے رہ گیا ہو۔ جس کی کچھ رقم چندہ فاروق کے ذمہ ہو۔ تو وہ اطلاع دیدیں۔ ان کا حساب دیکھکر جو باقی نکلے گا۔ ادا کردوں گا۔ اسی پرچہ میں فاروق بک ایجنسی کی فہرست دیگئی ہے۔ تاکہ جو خریدار اپنی رقم میں کتابیں لینا چاہیں۔ تو وہ ان کتابوں میں سے اپنی رقم کی کتابیں چن کر منگالیں۔ اور جو نقد لینا چاہیں۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔ ان کو نقد ادا کردوں گا۔ انشاء اللہ

(ایڈیٹر فاروق)

فہرست ۲ ان خریداران فاروق کی جن کا کچھ چندہ فاروق کے ذمہ باقی ہے

نمبر خریدار	نام	بقایا چندہ بذمہ فاروق
۱	چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار بی اے پنشنر	عہ
۱۳	چوہدری عبدالمالک صاحب تحصیلدار	عہ
۱۸	بابو عطا محمد صاحب امیر جماعت جہلم	عہ
۲۲	بابو شاہ عالم صاحب جہلم	عہ
۲۵	مہر عاشق محمد صاحب گرداور قانونگو	عہ
۳۴	منشی ظفر حسن صاحب سب انسپکٹر پولیس پٹیالہ	عہ
۳۸	مولوی محمد رفیع صاحب ؍ سندھ	عہ
۴۱	غلام محمد میر صاحب باڑی پورہ	عہ
۵۰	ڈاکٹر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کڑیانوالہ	عہ
۵۱	آغا تاج محمد خانصاحب بذریعہ پیر صاحب قبلہ	عا ۸ر
۸۱	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	عا ۱۱ر
۱۱۹	خانصاحب برکت علی قادیان	عہ
۱۲۰	سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن	عہ
۱۲۹	شیخ محمد محسن مولا بخش صاحب آڑہتی	عا
۱۶۱	بیگم صاحبہ سردار امام بخش خانصاحب تمندار	عہ
۱۶۳	بابو فضل الدین صاحب سب اوورسیر	عہ
۱۹۱	ڈاکٹر مہر علی صاحب خیرپور	عہ
۲۰۳	عبدالرحیم صاحب ناگپور	عہ
۲۴۱	منشی کرم الٰہی صاحب مدرس بورچھ	عا
۵۱۶	سید اقبال حسین صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی	عہ ۱۰ر

نمبر شمار	نام	چندہ بذمہ فاروق
۵۳۴	منشی فتح دین صاحب پٹواری	ے
۵۴۸	محمود احمد صاحب طالبعلم جامعہ ہاشمیہ	عہ ۱۸ر
۵۶۳	خانصاحب غلام محی الدین خان پنشنر	عا
۵۶۴	منشی محمد عبداللہ صاحب پٹواری	عا
۵۸۵	حاجی غنی موسیٰ صاحب	عا
۶۴۲	چوہدری فضل احمد صاحب انسپکٹر مدارس گجرات	عا
۶۴۳	اہلیہ صاحبہ میر محمد اسحٰق صاحب بعرفت حضرت پیر صاحب	للعہ
۶۴۴	عبداللطیف صاحب پسر مولوی سعداللہ صاحب ہیڈ ماسٹر بہاولپور	عا
	میزان داد نی	۴ر ۸ر للعہ

احمدی مشن

حدیث کسوف و خسوف کے متعلق چند باتیں

اصل موضوع کے تحریر لانے سے پیشتر میں چند سطور میں تمہید کے طور پر مضمون کے مناسب حال بعض باتیں سپرد قلم کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ العزیز اصل موضوع کے لئے بطور زینہ کے ہونگی۔

ابتدائے آفرینش سے یہ دستور اور طریق چلا آتا ہے۔ کہ نوع انسان بوجہ اپنی فطرتی کمزوری اور خلقی ضعف کے بداعمالیوں اور برائیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ بداعتدالیوں اور گناہوں میں منہمک ہو کر اور سیئات اور امور منکرہ میں ملوث ہو کر خدا سے دور بھٹکتے پھرتے ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے رستوں سے منحرف ہو کر خدا کی آغوش رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے دین اور رسول کے بتائے ہوئے طور و طریق سے منہ پھیر کر شیطان اور اس کے لاؤ لشکر کو بکلی طور پر اپنا راہنما اور قائد تسلیم کر لینے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد ان کے ایماء و اشاروں پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ دین سے بکلی طور پر منہ پھیر کر دنیا کو اپنا مقصود اعلیٰ بنا لیتے ہیں۔ اور اپنے دل کو جو منبع نور و ہدیٰ اور خدا کے انوار و برکات کے اترنے کا مقام ہونا ہے۔ اور خدائے برتر کی تجلّی گاہ ہونے کا شرف و اعزاز رکھتا ہے۔ دنیاوی امور میں حد درجہ مشغول ہو کر خدائے برتر کی یاد و ذکر سے کلیتہً علیحدہ ہو کر اور گناہوں اور امور منکرہ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیکر نیکی اور رشد کے کاموں سے کلیتہً منحرف ہو کر ایسے طور پر زنگ آلود اور دھندلا کر لیتے ہیں۔ کہ وہ منبع نور و ہدیٰ ہونے کی بجائے سرچشمہ تاریکی و تارگی ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے انوار و برکات کے اترنے کے مقام کی بجائے مہبط منحوسات و ظلمات ہو جاتا ہے۔ اور خدائے برتر کی تجلّی گاہ ہونے کے اعزاز حاصل کرنے کی بجائے ظہور گاہ ابلیس و شیطان ہونے کا فخر عظیم حاصل کرتا ہے۔ اور ملعون ابلیس و شیطان ان پر اس قدر اقتدار و اثر حاصل کر لیتا ہے۔ کہ وہ بکلی طور پر اس کے محکوم و ماتحت ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو کلیتہً اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور اس مردود کے ایماء و اشاروں پر چلنا اپنے لئے باعث فخر و تحسین جانتے ہیں۔ اور اس طرح پر خدا کی ابدی ناراضگی اور اس کے غضب شدید کو مول لے رہے ہوتے ہیں۔ اور قریب ہوتا ہے۔ کہ خدا کی ناراضگی عذاب کی بھیانک اور ڈراؤنی شکل میں ان پر ظاہر ہو جاوے۔ اور منٹوں ہی منٹوں میں دنیا سے ملیامیٹ کر کے ہمیشہ کے لئے نابود کر دے۔ اور ان کے نام و نشان کو یکسر مٹا دے۔

لیکن وہ خدا جو اپنے بندوں پر بے حد کرم کرتا اور ان پر بے حساب رحم کرتا ہے۔ اور جو مجسم رحم ہے یہ نہیں چاہتا۔ کہ اس کے بندے اپنی غفلت کا شکار ہو کر اس کی ابدی ناراضگی مول لے لیں۔ اور ہمیشہ کے لئے مغضوب علیہم بن جائیں۔ تب خدا اپنی رحمت ان میں اتارتا ہے۔ اور ایسے وجود باجود کو ان میں مبعوث فرماتا ہے۔ کہ جو اپنی انتھک کوششوں اور دن رات کی سعی و عمل سے ان میں ایک نئی روح پھونکتا ہے اور ان کے دلوں میں ایک ولولہ اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اور ان کی زندگی کو ایک نئی زندگی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ خدا اسکی ہر طرح تائید کرتا ہے۔ اس کے قول میں اس کے فعل میں اس کی حرکات و سکنات میں خدائی تائید اور خدائی نصرت شامل حال ہوتی ہے۔ چونکہ ساری دنیا اس کی مخالف ہوتی ہے۔ اور اس کے مقابل صف آرا ہو جاتی اور اس سے نبرد آزمائی شروع کر دیتی ہے۔ اور اسے اکیلا خیال کر کے اس کے نیست و نابود کرنے پر تل کھڑی ہوتی ہے۔ اس لئے دنیا کے مقابلہ کے لئے اور دنیاداروں کو ان کے ارادوں میں ہزیمت و شکست دینے کے لئے خدائے بزرگ و برتر اس کی نصرت و مدد کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے زبردست حملوں سے دشمنوں کے منہ توڑ دیتا ہے۔ اور اس کی سچائی کو ثابت کرنے اور اسکی صداقت کو اظہر من الشمس بنانے کے لئے اپنے ہاں سے زبردست نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ وہ زبردست نشانات اور خارق عادت معجزات اس کی صداقت اور حقانیت پر دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور شواہد ناطقہ ہوتے ہیں۔ اور وہ یقینی دلیل اس امر کی ہوتے ہیں۔ کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں برحق ہے۔

چنانچہ اس زمانہ کے مجدد و دوراں مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت کو مبرہن کرنے اور اسکی حقانیت کو واضح کرنے اور اس کی سچائی کو ظاہر و باہر کرنے کے لئے خدائے پروردگار نے وہ وہ زبردست نشانات اور خارق عادت معجزات دکھلائے۔ کہ دنیا ان کے سامنے کلام نہ کر سکی۔ اور آپ کے دعویٰ کو برحق قرار دینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ملا۔ ان زبردست نشانوں اور خارق عادت نشانوں میں ایک وہ نشان بھی ہے۔ جس کے متعلق میں بشرط توفیق کچھ باتیں سپرد قلم کروں گا۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم اپنے قائم مقام اور نائب کے لئے خدائے برتر کے ہاں سے خبر پا کر فرماتے ہیں۔ ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃٍ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ (دار قطنی صفحہ ۱۸۸) کہ اے بنی نوع انسان اور اے امت محمدیہ کے افراد یہ بات سن لو۔ اور خوب غور سے سن لو۔ کہ وہ مہدی جس کی آمد کی بشارت تم لوگوں کو دی گئی ہے اس کی سچائی پر آسمان پر دو ایسے زبردست اور عظیم الشان نشان ظہور پذیر ہونگے۔ کہ ایسے زبردست اور اپنے اندر عظمت رکھنے والے نشان جب سے کہ یہ آسمان اور زمین پیدا کئے گئے ہیں۔ ظاہر نہیں ہوئے وہ زبردست نشان یہ ہونگے۔ کہ ماہ رمضان میں چاند کو اس کے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو اور اسی طرح سورج کو اس کے گرہن لگنے کے دنوں میں سے درمیانے دن کو گرہن لگے گا۔ جب یہ زبردست نشان ظاہر ہو۔ تو تم جان لینا بلکہ ایک اور ایک دو کی طرح یقین کر لینا۔ کہ وہ مہدی جس کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کا تم لوگوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور وہ مسیح جس کے ظاہر ہونے کی تم کو بشارت اور خوشخبری دی گئی ہے۔ صفحہ ہستی پر ظاہر ہو کر عالم دنیا پر خدائی نصرت و تائید سے جلوہ فگن ہو چکا ہے۔ اور خدا کے انوار کی بارش سے خرمن ظلمت کو پاش پاش کر رہا ہے۔ تم اس وقت جلدی کرنا۔ اور اس کے ساتھ ہو کر خدا کے فیوض سے متمتع ہونا۔ آہ! کیسا زبردست نشان ہے۔ اور کیسا عظیم الشان اعلان ہے۔ بھلا ایسے خارق عادت نشان اور ایسے عظیم الشان واقعہ کے بعد بھی کسی مدعی کی صداقت کسی پر مخفی رہ سکتی ہے۔ اور اس کے ماننے میں پس و پیش اور لیت و لعل ہو سکتی ہے۔ یقیناً وہ شخص جو اس زبردست نشان کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھکر پھر اس زمانہ کے مدعی کو ماننے میں سستی سے کام لے۔ وہ ضرور خدا کی زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناراضگی کا مستحق بن رہا ہے ؛

یاد رہے۔ کہ اس عظیم الشان نشان کے چار زبردست پہلو ہیں۔ جو کہ الفاظ حدیث سے نہایت واضح طور پر مترشح ہوتے ہیں۔ اوّل ضروری ہے۔ کہ چاند کو اس کی گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو گرہن لگے۔ دوم۔ اسی طرح سورج کو اس کی گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو گرہن لگے۔ سوم۔ چاند اور سورج کے گرہن کا واقعہ ماہ رمضان کے دنوں میں ظہور پذیر ہو۔ چہارم۔ یہ واقعہ تب ہو کہ پہلے کوئی مدعی من اللہ موجود ہو جسکی صداقت اور حقانیت کے لئے خدا یہ زبردست نشانات دکھائے۔ اور اس طور پر اس کی سچائی کو دنیا پر آشکار کرے۔ ان چاروں پہلوؤں کے ساتھ نشان کی زبردستی اظہر من الشمس ہے اور حدیث کے الفاظ کی صداقت ایک حقیقت واضح کی طرح ہر ہن ہو جاتی ہے ؛

چنانچہ یہ زبردست نشان اپنے ہر ایک پہلو کے ساتھ ۱۸۹۶ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں من وعن ظہور پذیر ہوا۔ اور جہاں پر خدائے تعالےٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود کی صداقت کے بے شمار زمینی نشانوں سے ہر ہن فرمایا۔ وہاں اس بزرگ و برتر نے اس کی سچائی کو اس زبردست آسمانی نشان سے اظہر من الشمس کیا۔ اور لوگوں کو ایک واضح اور کھلے طریق سے بتا دیا۔ کہ وہ مہدی اور مسیح جس کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ یہی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔ بہت سے خدا کے بندے جو پہلے آپ کے دعوی مسیحیت میں کچھ شک و شبہ رکھتے تھے۔ اس نشان کے ظاہر ہونے پر اپنے تمام شکوک و شبہات سے پاک و صاف ہو کر صدق دل سے اس پر ایمان لے آئے۔ بعض کو اس پر بھی کچھ شبہات اور اعتراضات پیدا ہوئے۔ اور اس کا جواب میں ذیل میں لکھتا ہوں۔

اس حدیث میں تین قسم کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے سب سے پہلا اعتراض جو اس پر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ اس کے راویوں پر ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس حدیث کے بعض راوی غیر معتبر اور غیر ثقہ ہیں۔ اس لئے یہ حدیث قابل قبول نہیں۔

یاد رہے۔ کہ اپنے منہ سے کسی شخص کا کسی حدیث کے متعلق موضوع کہدینا یا اس حدیث کے راویوں کو غیر معتبر اور غیر ثقہ قرار دے دینا اس حدیث کو موضوع یا اس کے راویوں کو غیر ثقاۃ نہیں بنا دیتا اگر لوگوں کی زبانی باتوں سے کسی حدیث کا موضوع ہو جانا مان لیا جائے۔ تو شاید پھر کوئی حدیث بھی معتبر نہ مل سکے۔ کیونکہ کوئی نہ کوئی ضرور اس کے متعلق بھی یہ فتوی صادر کر دے گا۔ دیکھنا یہ چاہیئے کیا وہ حدیث اصل اور نقل کی رو سے بھی موضوع ہی ٹھہرتی ہے یا نہیں۔ اور کیا واقعہ میں بھی اس کے راوی غیر معتبر ہی ثابت ہوتے ہیں۔ یا معتبر اور قابل وثوق ؛

اوّل بات جو اس حدیث کے متعلق غور طلب ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس کے راوی اماموں میں سے ایک عظیم الشان امام ہے۔ یعنی حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ جو اپنے تقوی اور طہارت کی رو سے اپنے لئے ایک علوم رتبت رکھتے ہیں۔ بھلا ان کے متعلق یہ مانا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے پاس سے ایک حدیث کو وضع کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کا اسناد کر دیں۔ حاشا و کلا ؛

دوم یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ جب یہ نشان اپنی تمام شرائط سمیت ظہور پذیر ہو گیا۔ اور اپنے صحیح اور درست ہونے پر مہر ثبت کر گیا۔ تب اس کے وضعی ہونے کا خیال لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہوا۔ اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ یہ وضعی ہی ہوگی۔ تو اس کا وضعی ہونا اس وقت ثابت کرنا تھا۔ جبکہ یہ منصۂ شہود پر ابھی نہ آئی تھی۔ لیکن اگر محدثین کی کتب کی چھان بین کی جائے۔ تو ہمیں کوئی ایک مثال بھی اس قسم کی نہیں ملتی۔ کہ کسی نے اسے وضعی قرار دیا ہو۔ تو دکھاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سو روپیہ کا انعام ایسے شخص کیلئے مقرر کیا ہے۔ جو کسی محدث کی کتاب سے اس حدیث کا وضعی ہونا ثابت کر دے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ وہ محدث جلیل الشان ہو ؛

سوم کسی حدیث کے درست ہونے اور اس کی صحت کے تسلیم کرنے کے لئے سب سے زبردست اور عظیم الشان اگر کوئی ثبوت ہو سکتا ہے۔ تو وہ صرف یہ ہے کہ وہ حدیث من وعن اور ہو بہو پوری ہو جاوے۔ بھلا بتاؤ تو سہی۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل اس کی درستی کی ہوگی۔ تو جب یہ حدیث اپنی تمام جزئیات کے ساتھ اپنی اصل صورت پر ظہور پذیر ہو گئی۔ تو اب اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ یا اس کے راوی معتبر نہیں۔ کہاں کی دانشمندی ہے۔ ارے عقل کے بندو خدائے برتر نے تو اس حدیث کے برحق ہونے پر اس کی تمام جزئیات کو منصۂ ظہور پر ظاہر و باہر فرما دیا۔ اور تم جیسے خیال کے لوگوں کو بتا دیا۔ کہ یہ حدیث بالکل برحق اور درست ہے۔ لیکن تم لوگ ہو۔ کہ اس کے منصۂ ظہور پر آجانے کے بعد بھی اس کے متعلق وضعی ہونے کا خیال اپنے دلوں میں جمائے بیٹھے ہو۔ اس سے زیادہ اور کور عقلی بھلا کیا ہوگی ؛

دوسرا اعتراض مخالفین کی طرف سے اس پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ حدیث اپنے الفاظ کے مفہوم کے ساتھ پوری نہیں ہوئی۔ اور ان کی طرف سے یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ چاند کا گرہن رمضان کی پہلی رات میں نہیں ہوا۔ اور اسی طرح سورج کا گرہن رمضان کی پندرہ تاریخ کو نہیں ہوا۔ اسلئے یہ حجت نہیں ہو سکتی۔ سو معلوم رہے۔ کہ یہ اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ان کے قلت تدبر اور کم تفکر کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اگر وہ اس حدیث کے الفاظ پر غور کرتے۔ اور اس کے الفاظ کے اندر ہی رہنے کی کوشش کرتے۔ تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ لیکن مخالفین اور معترضین کو تدبر اور تفکر سے کیا واسطہ۔ ان کو تو اعتراضات کرنے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ اعتراضات کتنی ہی کم عقلی پر مبنی ہوں۔ پس اگر وہ غور کرتے تو حقیقت ان پر بالکل اصلی حالت میں آشکارا ہو جاتی۔

پہلی بات ان کے اس اعتراض کو زائل کرنے کے لئے یہ ہے۔ کہ حدیث کے الفاظ تو قمر کے ہیں۔ اور بتاؤ۔ کہ کیا قمر پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ کسی لغت کی کتاب میں قمر کا لفظ پہلے دن کے چاند کے لئے بولا گیا ہے۔ اور بھلا کس عرب نے لفظ قمر پہلی رات کے چاند کو کہا ہے۔ کوئی ایک حوالہ تو بتاؤ۔

جب حقیقت یہ ہے۔ کہ قمر کا لفظ پہلی رات کے چاند کو نہیں کہتے۔ بلکہ پہلی رات کے چاند کو ہلال کے لفظ سے موسوم کرتے ہیں۔ تو تم کس منہ سے کہتے ہو۔ کہ گرہن پہلی رات کے چاند کو لگنا تھا۔ حالانکہ حدیث میں قمر کے لفظ کو رکھا ہے۔ اگر تمہارا مطلب درست ہوتا۔ تو حدیث میں بجائے لفظ قمر کے ہلال کا لفظ ہوتا۔ جب حدیث کے الفاظ تمہارے اس استدلال کا ساتھ نہیں دیتے۔ بلکہ اسے دھکے دیتے ہیں۔ تو تم کس منہ سے یہ کہتے چلے جاتے ہو۔ کہ پہلی رات کے چاند کو گرہن لگنا چاہیئے تھا۔ خدارا بات کرنے سے پہلے اس پر غور تو کر لیا کرو۔ کیا تم نے مشہور حکماء کے قول پر کبھی غور نہیں کیا۔ "پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو"

اگرچہ کوئی عربی دان اس سے انکار کی گنجائش نہیں پاتا۔ کہ عربی میں چاند کے لئے قمر کا لفظ پہلی رات کے چاند کو نہیں کہا جاتا۔ بلکہ اس کے لئے عربی زبان میں لفظ ہلال ہے۔ لیکن میں پھر بھی بعض حوالے اس بات کے پیش کئے دیتا ہوں۔ کہ قمر کا لفظ پہلی رات کے چاند کے لئے عربی زبان میں مستعمل نہیں۔ جیسے

القمر للیلتین من اول الشهر هلال
... قال الجوهری القمر بعد ثلاث
الی آخر الشهر قال ابن السیرة القمر
یکون فی اللیلة الثالثة من الشهر (لسان
العرب) کہ ہلال ہر ماہ کی پہلی دو راتوں کے چاند
کو کہتے ہیں۔ اور قمر تیسری رات کے بعد کے چاند کو
۲۔ وهو قمر بعد ثلاث لیال الی آخر
الشهر وما قبل ذالك فهو هلال (اقرب
الموارد) کہ پہلی تین راتوں کے چاند کو ہلال اور اس
کے بعد سے آخر تک کی راتوں کے چاند کو قمر
کہتے ہیں:۔

ان ہر دو حوالوں سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ ہلال کا لفظ پہلی تین راتوں کے چاند کے لئے مخصوص ہے اور لفظ قمر بعد کی راتوں کے چاند میں مستعمل ہوتا ہے۔ لہذا حدیث کے لفظ کی رُو سے ان کا مطلب درست ثابت نہ ہوا۔ کیونکہ اگر پہلی رات کے چاند کو گرہن لگے۔ تو قمر کو گرہن نہ ہوگا۔ بلکہ وہ ہلال کو ہوگا حالانکہ حدیث میں قمر کو گرہن لگنے کا بیان ہے۔ فتفکروا۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ جبکہ ابتدائے آفرینش سے چاند کو مقررہ تاریخوں یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ کو گرہن لگتا ہے۔ اور اسی طرح سورج کو بھی مقررہ تاریخوں یعنی ستائیس اٹھائیس انتیس کو تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت آکر اس شروع سے چلے آتے ہوئے قاعدے اور قدرت کو توڑ کر ایک نیا قاعدہ سورج گرہن کا مقرر ہو جاوے۔ قانونِ قدرت کبھی بدلا نہیں کرتا۔ خدا فرماتا ہے۔ ولن تجد لسنة الله تبدیلا۔ کہ خدا کا طریق قابل تبدیل نہیں ہوتا۔ تو کس طرح یہ ممکن تھا کہ اس وقت اس قدرت کے برخلاف یہ واقعہ ظہور پذیر ہوگا۔ حاشا و کلا۔ چنانچہ واقعہ نے اس کے معنے ظاہر فرما دیئے۔ اور لوگوں کے خیالات ناقصہ کی قلعی کھول دی۔ ضرور تھا۔ کہ چاند کو تیرہ تاریخ کو گرہن لگتا۔ اور اسی طرح سورج کو اٹھائیس تاریخ کو گرہن لگنا۔

اگر یہ کوئی عربی دان اس سے انکار کی گنجائش نہیں پاتا۔ کہ عربی میں چاند کے لئے قمر کا لفظ پہلی رات کے چاند کو نہیں کہا جاتا۔ بلکہ اس کے لئے عربی زبان میں لفظ ہلال ہے۔ لیکن میں پھر بھی بعض حوالے اس بات کے پیش کئے دیتا ہوں۔ کہ قمر کا لفظ پہلی رات کے چاند کے لئے عربی زبان میں مستعمل نہیں۔ جیسے

کو گرہن لگنا۔

اس عام قانونِ قدرت سے صرف وہی شخص ہی انکار کر سکتا ہے۔ جس کی آنکھوں پر تعصب اور دشمنی و عناد کی پٹی بندھی ہوئی ہو۔ ورنہ اس اصل سے انکار کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ حق پرست اور حق پسند پہلے ہی سے اپنی کتابوں میں تحریر فرما گئے ہیں۔ تفسیر محمدی کے مصنف حضرت حافظ محمد لکھوکیاوالے اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ تیرھویں چند ستیبیں سورج گرہن ہوسی اس سالے اندر ماہ رمضان لکھیا اک روایت والے (حافظ صاحب کو سورج کے گرہن لگنے کی تاریخ میں غلطی لگ گئی ہے۔ بجائے ستائیس کے اٹھائیس ہے۔ جیسا کہ فی النصف منہ کے الفاظ سے عیاں ہے:۔

علاوہ ازیں ان دو مذکورہ بالا باتوں کے اگر ان کا یہ قول مان بھی لیں۔ کہ چاند کی پہلی تاریخ کو ہی گرہن لگنا تھا۔ تو ان سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ پہلے دن کے چاند کو گرہن کیا لگے گا۔ وہ تو بیچارا خود اتنا مخفی ہوتا ہے۔ کہ بمشکل دیکھنے میں آتا ہے۔ اور بسا اوقات دیکھنے میں بھی نہیں آتا۔ اور سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں مرتبہ اس کے دکھائی نہ دینے کے باعث عیدین وغیرہ میں شک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بھلا وہ جس کا اتنا وجود ہو۔ کہ اکثر لوگوں کو اس کے وجود کا ہی علم نہ ہو۔ اس کو گرہن لگنا کیا معنے۔ اور پھر اس کو ایک نبی کی صداقت کے لئے بطور ایک بین دلیل اور واضح نشان بتانے کے کیا معنے فتفکروا و تدبروا۔

تیسری بات اس کے متعلق یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ نشان ظاہر ہو گیا ہو۔ اور خدا نے اس نشان کو ظاہر فرما دیا ہو۔ لیکن ابھی وہ بندۂ خدا یعنی مدعی نبوت منصۂ شہود پر نہ آیا ہو۔ بلکہ بعض تو اس سے بڑھکر یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ابھی پیدا ہی نہ ہوا ہو۔

یہ دونوں باتیں بھی ایک مجذوب کی بڑ سے کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ بھلا ان لوگوں سے جو یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ کوئی پوچھے کہ جب وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ ابھی اس کا وجود ہی کالعدم بلکہ عنقا ہے۔ اس کی صداقت پر مہر ثبت کرنے کے لئے دو زبردست نشان یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن کے دکھائے جاتے ہیں۔ کسی کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ جس کی صداقت ظاہر کرنی ہو۔ اس کا کوئی دعویٰ بھی ہو۔ لیکن یہاں پر تو ابھی اس کا وجود ہی نہیں دعویٰ تو ایک دور کی بات ہے ؛

پھر یہ بات بھی سوچنے کے قابل ہے۔ کہ مانا کہ مدعی ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ لیکن اس کے نشانات ظاہر ہو گئے۔ بھلا جب وہ ظاہر ہوگا۔ تو ایک پہلے کے گئے گذرے واقعات اس کے لئے بھلا کس طرح اس کے دعویٰ کی صداقت کی دلیل ہو سکتے ہیں۔ اور اگر بالفرض اس وقت کئی ایک مدعیان دعویٰ کر دیں تو ان میں سے سچے کی تعیین کس طرح ممکن ہوگی۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ نشانات خدا کس غرض اور رعایت کے ماتحت ظاہر فرماتا ہے۔ نشانات کی غرض تو اس مدعی کی صداقت پر مہر ثبت کرنا ہوتی ہے لیکن اگر کوئی مدعی بھی موجود نہیں۔ تو نشان کا ظاہر کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ غرضیکہ اس بات کے ماننے سے ایسے استحالے لازم آئیں گے۔ جن کا دور کرنا غیر ممکن ہو جائے گا۔ اور نشان کی اصل غرض فوت ہو جائیگی اور نشان کی عظمت اور زبردستی میں فرق آجائے گا۔ اور نشان کے ظہور پذیر ہو چکنے کے بعد کسی مدعی کا ظہور پذیر ہونا اور اس کو اپنی صداقت کی تائید میں پیش کرنا کوئی قرین قیاس نہ ہوگا ؛

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہو گیا۔ کہ اس حدیث پر جو بھی اعتراض مخالفین کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں وہ خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ علاوہ ازیں اس حدیث کی صحت کے لئے ہمیں قرآن مجید سے بھی کچھ تائید حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے۔ جمع الشمس والقمر کہ مہدی معہود اور مسیح موعود کے زمانہ میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگے گا۔ اور جس حدیث کی تائید قرآن مجید اور فرقان حمید سے ہو رہی ہو۔ اس کی صداقت میں بھلا کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کے نشانوں سے کما حقہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس کی راہوں پر چلنے کی توفیق پاتے ہیں۔ وہی ہیں جو قیامت کے روز خدا کے حضور سرخروئی حاصل کرینگے۔ اور جنت الفردوس کے وارث بنیں گے ؛

(محمد مختار کشمیری تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

حقیقت مرزا کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اپنے الہام کے مطابق پوری ہوئی

واہ رے جوش جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ
جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار

"اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔ اور تیس برس کی مدت گذر گئی۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی۔ کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی۔ اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اپنے الہام مندرجہ بالا کے ماتحت پوری ہوئی ہے۔ مگر بعض لوگ اپنی کم فہمی یا بدبختی کی وجہ سے اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اور اتنا مادہ نہیں رکھتے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی کسی عبارت کو سمجھ سکیں۔ چنانچہ ایک ٹریکٹ "حقیقت مرزا" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ اور اس سے پہلے بھی ایک اشتہار "عمر مرزا قادیانی" کے عنوان سے شائع کیا۔ ان دونوں مصنفوں نے حضرت پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ان کے اپنے الہام کے ماتحت پوری نہیں ہوئی۔ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی عمر کے متعلق دو قسم کی شہادتیں پیش کروں گا۔ ایک تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی شہادت اور دوسرے آپ کے اشد ترین مخالفوں کی۔ سب سے اوّل ماننے کے قابل حضرتؑ کی اپنی شہادت ہے۔ اور مخالفوں کو منوانے کے لئے مخالفوں کی اپنی شہادت ہے۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی شہادت ہوگی۔ بعدہٗ مخالفین کی ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی شہادت

حضورؑ اعجاز احمدی میں تحریر فرماتے ہیں :۔
"آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔ قریب ۶۴ سال کے" (اعجاز احمدی ص۳) آتھم ۱۸۹۶ء میں مرا۔ اس کے مرنے کے بعد آپ ۱۲ سال زندہ رہے۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوئی۔

دوسری شہادت :۔ "یہ عجیب امر ہے۔ اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں۔ کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹) پس معلوم ہوا ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔ تو اس حساب سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی ہوئی۔ اور حضورؑ کا الہام اوپر نقل کیا گیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی عمر ۷۴ اور ۸۶ کے درمیان ہونی چاہیئے۔ تھی جو پوری ہوئی۔ اب

مخالفین کی شہادتیں

درج ذیل کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی شہادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد حسین بٹالوی کی ہوگی۔ جو حضورؑ کو بچپن سے جانتا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "۶۳ برس کا تو وہ ہو چکا" (اشاعۃ السنۃ ۱۸۹۳ء) اس تحریر کے بعد آپ ۱۴ سال زندہ رہے۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۷۸ سال ہوئی۔ اب اس کے بعد احمدیت کے اشد ترین دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب کو لیجئے۔ مولوی صاحب کی پہلی شہادت "مرزا صاحب کہہ چکے ہیں۔ کہ میری عمر اسّی سال کے کچھ نیچے اوپر ہے۔ جس کے سب زینے غالباً آپ طے کر چکے ہیں"۔ (اخبار اہلحدیث ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء) دوسری شہادت:۔ "مرزا صاحب کی عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہے"۔ (تفسیر ثنائی مطبوعہ ۱۸۹۹ء حاشیہ صفحہ ۱۰۴)۔ اس بیان کے مطابق آپ کی عمر ۷۹ سال کی ہوئی۔ مولوی صاحب کی تیسری شہادت:۔ "چنانچہ خود مرزا صاحب کی عمر بقول اس کے پچہتر ۷۵ سال کی ہوئی"۔ (اخبار اہلحدیث ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ کالم ۲) اسی طرح صفحہ ۴ پر ۷۵ سال کی تصدیق ہے۔ جو عین الہام کے مطابق ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی شہادت اور آپؑ کے مخالفین کی شہادتوں سے ثابت ہوا۔ کہ آپ کی عمر اپنے الہام کے عین مطابق ہوئی۔ پس حضورؑ کی عمر پر اعتراض کرنا سراسر نادانی اور جہالت ہے۔

انعام

مصنف "حقیقت مرزا" نے دو حوالے کتاب "تحقیق الثانی" صفحہ ۳۶ والے سے دیئے ہیں۔ اگر مصنف "حقیقتِ مرزا" کتاب تحقیق لاثانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیف ثابت کر دے۔ تو مبلغ دس روپے انعام لے۔ ورنہ نجاست پر منہ مارنے سے باز رہے۔

(خاکسار عبدالحق مجاہد امرتسری)

سیرۃ رسول مع ہدایت مقبول پنجابی نظم میں ایک مفید رسالہ مکرمی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے تصنیف کر کے چھاپا ہے۔ جس کی اکٹھے خریدار کے لئے صرف دو پیسے قیمت ہے۔ صاحب دے سکتے اس کو خرید کر مفت تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ ابوعبیداللہ حافظ غلام رسول وزیر آبادی قادیان ضلع گورداسپور

کوٹلی ضلع میرپور میں سیرۃ النبی کریم کے

عظیم الشان جلسہ میں ہندو مسلم شرفاء کا اجتماع عظیم

۲۶/۱۱/۳۳ نومبر حسب الحکم حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان امسال جلسہ سیرۃ النبی کریم کیا گیا۔ جسمیں نہایت بلند خیالات کا اظہار ہندو مسلم شرفاء نے کیا۔ خاص طور پر تنگ اسلام چند مسلم جو اس جلسہ کی مخالفت کر رہے تھے۔ جس وقت بھگت روپ چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے محمدؐ نام کی تعریف کی۔ کہ گویا اس کے معنے تعریف ہی تعریف ہے۔ آپ کی عفت۔ شجاعت۔ بردباری دیانت گویا ہر پہلو پر مفصل تقریر کی۔ جس سے پبلک پر وجد طاری ہو رہا تھا۔ وہ تنگ مسلم دیوبندی اور بھیڑیا شکل اسلام کے ٹھیکیدار سیاہ منہ چھپاتے ہوئے ایک کونہ میں آ بیٹھے۔ صاحب صدر نے بھی جو کہ ہندو مقامی میجسٹریٹ ہیں نبی کریم کی زندگی کے زمانہ کا نقشہ ظاہر فرما کر آپ کے کارہائے نمایاں بیان فرمائے۔ اور جلسہ ہذا کو ہندو مسلم اتحاد اور ملک میں صحیح طریق عمل کا ذریعہ بتایا۔ اور فرمایا کہ خاصکر اس جگہ اس جلسہ کا ہونا نہایت بابرکت ہے۔ جہاں ایک پلیٹ فارم پر محبت کی تقریریں ہوئیں۔ بزرگوں کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ تاکہ ہندو مسلم ایسا ہی چلن اختیار کر کے ملک اور حکومت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔

آخر میں فرمایا۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے جلسے ہر روز ہوا کریں۔ جس سے امن اور سکھ کا سبق حاصل ہو۔ آخر میں تقریر خاکسار سیکرٹری نے کی۔ پبلک اور مقامی افسران کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ نہایت کامیاب اور بینظیر ہوا۔ خاصکر راجہ فرمان علیخان صاحب اور منشی فیروز الدین۔ منشی چنن الدین صاحبان نے اپنے قیمتی وقت کو صرف کر کے جلسہ ہذا کے کامیاب بنانے میں پوری کوشش کی۔ جہاں رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے اظہار عقیدت ظاہر کیا۔ وہاں راعی اور رعایا کے تعلقات کو بھی خوشگوار بنایا۔ اور ہندو مسلم اتحاد کو مستحکم کرنے کی تلقین کی۔ نیز پریذیڈنٹ صاحب انجمن اسلامیہ نے بھی رواداری اسلام سے کام لیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ جن کی تحریک کو ہر شریف انسان فراخدلی سے پسند فرما رہے ہیں۔

(خاکسار امیر عالم سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹلی)

حبّ اٹھرا

(گودبھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبّ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبّ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حبّ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ہے۔ بچہ کو طاقتور بناتی حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۴ عدد مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ جامع العلوم الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست کتب فاروق بک ایجنسی قادیان

مندرجہ ذیل کتابوں میں سے وہ خریدار جن کا کسی قدر چندہ فاروق کے ذمہ باقی ہے۔ اور ان کی فہرست میں نے اسی پرچہ کے صفحہ ۵ کالم دوم پر شائع کر دی ہے۔ اپنی اپنی بقایا قیمت کے مطابق جو کتابیں وہ پسند کریں۔ بذریعہ کارڈ منگالیں۔ یا جلسہ سالانہ پر اگر تشریف لائیں۔ تو دفتر فاروق سے آکر لے لیں۔ اس سے محصول ڈاک کا فائدہ رہیگا۔ (ایڈیٹر)

تبلیغ رسالت: ۔ جلد ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم۔ یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن میں ۱۸۹۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ چاروں جلدوں کی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ پتہ ۔

مرقع ثنائی: ۔ مولوی ثناء اللہ امرت سری کے اس نایاب اخبار اہلحدیث کی حرف بحرف سطر بہ سطر نقل جس میں اس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا انکاری جواب دیا ہے۔ ۴ر

بحر حقیقت: ۔ مونگھیر کے ایک غیر احمدی مولوی کے اُن نامعقول اعتراضات کا جواب جو اس نے مسیح موعودؑ اور سلسلہ احمدیہ پر کئے تھے۔ قیمت ۴ر۔

التشقید: ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد کے رسالہ قبر مسیح کا مدلل اور مکمل جواب جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مسیح کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ مبارک میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ نہ وہاں کسی قبر کی جگہ موجود ہے۔ ۳ر

ثنائی ہفوات: ۔ ثناء اللہ امرت سری کے رسالہ ہفوات مرزا کا مدلل مکمل جواب قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

تجلیات رحمانیہ: ۔ مولوی ثناء اللہ امرت سری کے رسالہ تعلیمات مرزا و فیصلہ مرزا وغیرہ کا مکمل اور ناقابل تردید جواب از قلم مکرمی مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری مبلغ دمشق۔ قیمت ۶ر۔

لیکھرام کا انجام: ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق جو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تباہی اور بد انجامی اور خانہ ویرانی کی شائع کی تھیں۔ وہ حرف بحرف پوری ہو کر صداقت مسیح موعودؑ کا زبردست نشان ہو گئیں۔ اس رسالہ میں مولوی محمد حسین کے آغاز اور انجام اور حضرت مسیح موعودؑ کے آغاز اور انجام کو بٹالوی مذکور کی شہادت سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

کیفیت وید: ۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب آنجہانی کی پیشکردہ ویدوں کی تعلیم کا صحیح فوٹو اگر دیکھنا چاہو۔ یہ رسالہ منگا کر آریوں کو بھی دکھا دو۔ قیمت ۵ر

پیدائش عالم: ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کی تردید کہ دنیا کا سلسلہ ازلی اور ابدی ہے۔ جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء۔ آریوں کی مسلمہ کتابوں اور پنڈت دیانند جی کی تحریروں سے کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

چشمہ ہدایت: ۔ آریوں کے تین زبردست مسکوں کا عقل اور سائنس اور نقل سے جواب دیا گیا ہے۔ مسئلہ تناسخ کی تردید۔ اور اسلامی عقیدہ جزا و سزا کی تائید اور ہستی باری تعالیٰ کا ناقابل تردید ثبوت پیش کیا ہے۔ یہ ایک زبردست اہل قلم اور سائنسدان نے لکھا ہے۔ قیمت ۵ر

تبیہہ زباندراز: ۔ ایک بدزبان آریہ نے اسلام پر کچھ اعتراض کئے تھے۔ اس کا مدلل مکمل تحقیقی والزامی جواب۔ قیمت ۱۰ر

رسالہ گوشت خوری: ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲ر۔

ایک مسلمان کا پیغام: ۔ اذان کی فلاسفی اور سکھوں کو دعوت اسلام۔ قیمت ۲ر۔

خلافت محمود و مصلح موعود: ۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ "المصلح الموعود" کی لاجواب تردید اور خلافت محمود کا قابل دید ثبوت۔ قیمت ۸ر۔

المنبوۃ فی الالہام و المنبوۃ فی الاحادیث ہر دو حصہ ۔ جس میں نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت قرآن و حدیث سے اور پیغامیوں کے اعتراضات بیہودہ کا جواب۔ قیمت ہر دو حصہ ۱۳ر

ازہاق الباطل: ۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد باطلہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے جواب۔ قیمت ۲ر

تنقید صحیح: ۔ بابیوں نے جو کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف لکھی تھی۔ اس کا زبردست جواب مولانا شمس جلال الدین فاضل کی قلم سے۔ قیمت ۸ر

ہدایات زرین ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے احمدی مبلغین کے لئے جو ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ نہایت خوبصورت جیبی تقطیع پر عمدہ کاغذ لکھائی چھپائی سے طبع کر دی ہے۔ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ: ۔ فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

یہ درست ہے۔ کہ ابتداء میں جب اس جگہ پر مالکان کی طرف سے قبضہ کیا گیا۔ تو چونکہ مہمان خانہ اور مدرسہ احمدیہ کی ٹٹیوں سے عام شکایت رہتی تھی۔ اس لئے افسر مہمانخانہ کی طرف سے یہ تجویز کی گئی۔ کہ اس جگہ مہمانخانہ کی ٹٹیاں منتقل کر کے اس دیرینہ شکایت کو دور کر دیا جائے۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ تک یہ اطلاع پہنچی۔ تو آپ نے اس خیال سے کہ اس سے دوسروں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اُس تجویز کو ناپسند فرمایا۔ چنانچہ اس جگہ رہائشی مکان تعمیر کرایا گیا۔ جو موقع پر موجود ہے۔

الغرض اس معاملہ میں مستریوں کے جملہ الزامات بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ پبلک اس اعلان کے ذریعہ صحیح حالات سے واقف ہو کر مستریوں کے دھوکے میں نہیں آئیگی۔ وما علینا الا البلاغ ۔ المعلن:۔

(اعجاز احمد صاحب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان میں منعقدہ مشاعرہ

جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقدہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء پر کیا گیا

صدائے حق سے جہانِ باطل کی جس نے بنیاد تک ہلا دی

ہوا نہ پیدا ازل سے اب تک نہ تا قیامت ہوا ایسا ہادی
صدائے حق سے جہانِ باطل کی جس نے بنیاد تک ہلا دی
ہزاروں ساقی جہاں میں آئے نشہ تھا وقتی ہر اک کی مے کا
نشہ نہ تا حشر جس کا ٹوٹے ہماری ساقی نے وہ پلا دی
بتوں کے بندے جو بن چکے تھے خدا کا بندہ انہیں بنایا
دلوں میں اہلِ جہاں کے اس نے خدا کی الفت کی لو لگا دی
وہ چھا گیا ابر کے رحمت جہاں پہ آبِ حیات برسا
زمین روحانیت تھی مردہ جو دستِ اعجاز سے جلا دی
جہالتوں میں عداوتوں میں پڑی تھی پہلے جو ظلمتوں میں
ترے قدم سے اے نورِ یزداں ہوئی منور عرب کی وادی
شراب و ذخر کشتی چھڑائی بنایا اعدا کو بھائی بھائی
مٹائی دنیا سے لعنتِ شرک کر کے توحید کی منادی
مکمل انسانیت کا حامل تری شریعت بھی سب سے کامل
خدا کا بندہ خدا کا مظہر ہے جس کی تعلیم سیدھی سادی
خدا تا ملک جس کی رسائی ہیں سمجھے جسے خدائی
نہ کیوں ثنا خواں ہوں اسکے ہم سب کہ اس نے بگڑی ہوئی بنا دی
نہیں ہے صادق تری یہ ہمت لکھے محمد کی تو جو مدحت
مگر ہے لازم کہ اس کے دین کی جہاں میں ہر سو کرے منادی

(خاکسار محمد اسمٰعیل صدیقی۔ صادق)

دیگر نعت

زبانِ گویا جو اپنی رحمت سے تو نے مجھ کو ہے اے خدا دی
وہ آج میں نے رسولِ انور کی مدح و توصیف میں لگا دی
میں قاب قوسین پڑھ کے پہلے تو مدح و توصیف سے ڈرا تھا
جو سوچا آخر تو وہ بشر ہیں تو اس نے ہمت مری بڑھا دی
رسولِ اکرم نے اس زمانہ میں آ کے سب کو تھی دی ہدایت
کہ لوگ فسق و فجور و جور و جفا کے سب ہو گئے تھے عادی
میں تیرے صدقے رسولِ اکرم غریبوں اور بے کسوں کے ہادی
تمام دنیا کے سر پہ احسان ہے تیرا اے سب جہاں کے ہادی
وہ اہلِ باطل کو حق سنانے سے کب بھلا ہو گا خوف کھانا
صدائے حق سے جہانِ باطل کی جس نے بنیاد تک ہلا دی
ہیں سب مسلمان جو نام تیرے پہ جان دیتے یہ بات کیا ہے؟
یہ آگ سینوں میں ان کے تو نے کسے خبر ہے کہ کیا لگا دی
جو تیری کشتی سے دور رہ کر ہے غرق ہوتا اے نوحِ ایماں
کسی کا اس میں قصور کیا ہے یہ اس کی اپنی ہے نامرادی
جو پوچھے مجھ سے کوئی یہ اکبر رسولِ مکی نے چیز کیا دی؟
بصد ادب اس سے عرض کر دوں خدا کی صورت ہمیں دکھا دی
ہے تیری الفت میں مست پھرتا جو تیرا طالب تو بات یہ ہے
کہ تو نے اس کو شرابِ الفت ہے گویا بے انتہا پلا دی

(از عطاء الرحمٰن صاحب طالب مولوی فاضل)

خاص اعلان

آج کل کثرت سے ایسے دوست ہیں۔ جن کے دانتوں اور مسوڑوں سے خون اور پیپ نکلتی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جن احباب کو دانتوں کی کوئی شکایت ہو۔ مثلاً مسوڑوں سے گندہ خون اور پیپ نکلتی ہو۔ دانت درد کرتے ہوں۔ کیڑا لگ رہا ہو۔ ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو۔ تو ڈنٹل کریم اور لوشن نمبر ۱ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ مرض جب بڑھ جاوے تو تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں ہر دو شیشیاں بلا منافع احباب کو بھیج رہا ہوں۔ ہر دو شیشیوں کی قیمت ۴ ہے۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کو ملنے والی صحت کے مقابلہ کوئی چیز نہیں ہے

گولڈن :۔ یہ عجیب التاثیر چیز جس کو میں نے کھلانے میں آسانی کے خیال سے خوبصورت گولیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ جسمانی اور عصبی دماغی ہر کمزوری کا علاج ہے۔ یہ گولیاں سونا۔ مروارید فولاد سے تیار کی گئی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولیاں دو روپیہ۔ زنانہ کو سرخ تلی کو رفع کرتی ہے۔ بھوک لگانے قوت ہاضمہ کو قوی کرنے میں ایک چیز ہے۔

روغنِ حیات :۔ یہ عجیب و غریب روغن جو سات پھولوں میں ۴۰ طاقتور ادویات کا مرکب ہے۔ اس کے فوائد فاروق مذہبی پرچہ ہونے کے باعث کھلے طور پر نہیں لکھ سکتا صرف اتنا عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک معجزہ ہے۔ ۳ ماشہ کی شیشی ایک روپیہ کو بھیجی جاتی ہے۔

خاکسار عبدالرحمٰن احمدی سند یافتہ طبیہ کالج لاہور و سند یافتہ حاذق طبیہ کالج امرتسر و سند یافتہ حاذق طبیہ کالج پنجاب